

سپریم کورٹ ریوٹس۔ [2003]۔ ایس۔ یو۔ پی۔ پی۔ 2۔ ایس۔ سی۔ آر

جی ورندانی بنام کروکشیتر یونیورسٹی اور دیگران

13 اگست 2003

[ایس۔ راجیندر بابا اور ڈورلیسوامی راجو، جسٹسز]

ملازمت کا قانون:

کروکشیتر یونیورسٹی ایکٹ، 1986- دفعہ 4- گرو جھمپیشور یونیورسٹی ایکٹ، 1995- دفعہ 35- کروکشیتر یونیورسٹی کے کچھ تدریسی عملے کا انتخاب اور پوسٹ گریجویٹ سینٹر میں اعلیٰ عہدے پر تقرری- نئی یونیورسٹی پی جی سینٹر کی تشکیل کے بعد نئی یونیورسٹی میں منتقل کیا گیا- ایسے تدریسی عملے کا دعویٰ کہ انہیں کروکشیتر یونیورسٹی میں اعلیٰ عہدے پر واپس لے لیا جائے- عدالت عالیہ نے ایک کوراحت دیتے ہوئے اور دیگران کو انکار کرتے ہوئے- اپیل پر فیصلہ دیا: نئی یونیورسٹی کی تشکیل اور قانونی توضیح عمل سے، پی جی مراکز کو مکمل طور پر نئی بنائی گئی یونیورسٹی میں منتقل کر دیا گیا اور وہ کروکشیتر یونیورسٹی کی علاقائی حدود اور دائرہ اختیار سے باہر ہو گئے- اس طرح، عدالت عالیہ نے راحت دینے میں غلطی کی۔

جواب دہندہ- یونیورسٹی نے پوسٹ گریجویٹ مراکز میں کچھ عہدوں کا اشتہار دیا- عہدے داروں نے درخواست دی اور پی جی سنٹر کے لیے خصوصی طور پر بنائے گئے عہدے پر تقرری حاصل کی- لیکن وہ اس طرح کے عہدے پر جانچ پڑتال کرنے والے رہے اور ان کے زیر قبضہ اصل عہدے پر اپنا حق برقرار رکھا- اس کے بعد، نئی یونیورسٹی تشکیل دی گئی اور گرو جھمپیشور یونیورسٹی ایکٹ، 1995 کے دفعہ 35 کے عمل سے، پی جی مراکز کو نئی یونیورسٹی میں منتقل کر دیا گیا- عہدے داروں نے استدعا کی کہ انہیں کروکشیتر یونیورسٹی میں کسی اعلیٰ عہدے پر واپس لے جایا جائے- ان سے کہا گیا کہ وہ نئی یونیورسٹی سے فارغ ہو جائیں اور پی جی مراکز میں اعلیٰ عہدے پر انتخاب

سے پہلے ان کے زیر انتظام اصل عہدے پر شامل ہوں۔ ناراض عہدیداروں نے عرضی درخواستیں دائر کیں۔ عدالت عالیہ نے درخواست گزاروں میں سے ایک کو راحت دی اور دیگر ان کو مسترد کر دیا۔ لہذا موجودہ اپیلیں۔

اس عدالت کے سامنے یہ دلیل دی گئی کہ چونکہ انہیں کروکشیتر یونیورسٹی کے ذریعے پی جی مراکز میں منتخب اور مقرر کیا گیا تھا، اس لیے ان کا آجر صرف مذکورہ یونیورسٹی ہے اور انہیں ان کی مرضی کے خلاف اور ان کی رضامندی کے بغیر، نئی یونیورسٹی میں ٹرانسپلائٹ نہیں کیا جاسکتا، وضع قانون میں موجود شقیں ذریعے جس نے مذکورہ یونیورسٹی تشکیل دی اور ملازمین کے ساتھ پی جی مراکز کی منتقلی کے لیے فراہم کیا۔

اپیلوں کو نمٹانا، عدالت۔

منعقد: 1. جن عہدوں کی تشہیر کی گئی تھی، جن کے لیے درخواستیں دی گئی تھیں اور عدالت کے سامنے موجود تمام افراد کے ذریعے ان کی تقرری کی گئی تھی، وہ صرف پی جی مراکز کے لیے تھے، حالانکہ وہ مراکز متعلقہ وقت پر کروکشیتر یونیورسٹی کے کنٹرول میں تھے۔ بلاشبہ، ان مراکز کو ایک نئی یونیورسٹی کی تشکیل اور قانونی شقیں عمل سے مکمل طور پر نئی بنائی گئی یونیورسٹی میں منتقل کر دیا گیا اور وہ کروکشیتر یونیورسٹی کی علاقائی حدود اور دائرہ اختیار سے بھی باہر چلے گئے۔ اس طرح عدالت عالیہ کروکشیتر یونیورسٹی کے خلاف ان میں سے کسی بھی طبقے کے افراد کو کوئی راحت نہیں دے سکتی تھی اور ان میں سے کسی ایک پر ذہن سازی کے بغیر سمری حکم کے ذریعے دی گئی راحت کو بالکل بھی برقرار نہیں رکھا جاسکتا۔ [B-425؛ C-424]

جواہر لال نہرو یونیورسٹی بنام ڈاکٹر کے ایس جواتکر اور دیگران [1989] ضمیمہ 1 ایس سی سی 679،

ممتاز۔

2۔ ایسے معاملات میں جہاں کروکشیتر یونیورسٹی ان افراد کو ان کے واجب الادا حق کی بنیاد پر شامل ہونے کی اجازت دیتی ہے، یونیورسٹی اس بات پر غور کر سکتی ہے کہ آیا کوئی تنخواہ کا تحفظ یا اس طرح کے تحفظ کو کس حد تک بڑھایا جاسکتا ہے، نافذ قوانین کے مطابق۔ [425-سی]

دیوانی اپیلیٹ کا دائرہ اختیار فیصلہ: 1997 کی دیوانی اپیل نمبر 8703۔

1996 کے سی۔ ڈبلیو۔ پی نمبر 15256 میں پنجاب اور ہریانہ عدالت عالیہ کے مورخہ آئی۔ ڈی۔ 1 کے فیصلے اور حکم سے۔

کے ساتھ

2003 کا سی۔ اے نمبر 1272/98، 6338، 6339، 98

ایم این کرشنامانی، کرشن مہاجن، آراتیم پیرول، بلد پواتریہ راکیش کے شرما، تر بھوون دھیا، اومادہ، نیدیش گپتا، نوین سنگھ، محترمہ میناکشی وج، ڈاکٹر کے ایس چوہان، چاند کرن، ڈاکٹر کے پی ایس دلال، ایس کے جین، اے پی دھمبجا اور اے کے سنگھی موجود پارٹیوں کے لیے۔

عدالت کا فیصلہ اس کے ذریعے دیا گیا۔

راجندر بابو، جسٹس۔ 1997 کے ایس۔ ایل۔ پی (ج) نمبر 22833 اور 21612 میں خصوصی اجازت دی گئی۔

مذکورہ بالا اپیلیں ایک یا دوسرے فریق کی طرف سے عدالت عالیہ کے سامنے مقدمات کے اس گروپ میں دیے گئے فیصلے کے خلاف دائر کی گئی ہیں۔ جہاں تک سی اے نمبر 8703/1997 کا تعلق ہے، یہ سی ڈبلیو پی نمبر 15256/96 کے فیصلے کے خلاف ہے، جسے ایک آرڈر کے ذریعے 5.8.1997 پر نمٹا دیا گیا، "آرڈرز کے لیے، 1996 کا سی ڈبلیو پی نمبر 18312 دیکھیں۔" سی ڈبلیو پی نمبر 18312/96 میں کیس سے نمٹتے ہوئے ڈویژن بنچ نے اس حد تک بھی مشاہدہ کیا کہ مذکورہ فیصلہ دیوانی عرضی درخواست نمبر 14263، 16256، 16005 اور 18312 آف 1996 کو نمٹائے گا کیونکہ قانون کا سوال یکساں ہے اور صرف حقائق سی ڈبلیو پی نمبر 18312/96 سے لیے گئے ہیں جو سنیل دیشٹانے دائر کیے تھے۔

سی۔ اے نمبر 8703/97: یہ سی ڈبلیو پی نمبر 15256/96 کے حکم کے خلاف ہے۔

جیسا کہ 21.1.1994 پر اس اپیل میں اپیل کنندہ کروکشیتر یونیورسٹی کی فیکلٹی آف لاء میں ایک تصدیق شدہ ریڈر کے طور پر خدمات انجام دے رہا تھا، جب اس نے کروکشیتر یونیورسٹی پوسٹ گریجویٹ ریکجنل سینٹر، سرسا میں پروفیسر کے عہدے پر انتخاب کے لیے درخواست دی، جس کے لیے 27.7.1994 پر درخواستیں طلب کرنے کے اشتہار کے حوالے سے کہا گیا تھا کہ اس اپیل کنندہ کو سرسا میں لاء فیکلٹی سینٹر کے لیے پروفیسر کے طور پر منتخب کیا گیا تھا اور اسے مرکز کا انچارج رکھا گیا تھا، ان کے باقاعدہ تقرری خط کے ذریعے جس کی تاریخ 15.8.1994 سے ایک سال کی مدت کے لیے جانچ پڑتال پر رکھا گیا تھا۔ شامل ہونا۔ پوسٹ گریجویٹ ریکجنل سینٹر سرسا/حصار وغیرہ کے لیے یونیورسٹی کے قواعد کے مطابق پیش کردہ تنخواہ کا پیمانہ اور قابل قبول الاؤنس بھی اس میں بتائے گئے تھے۔ اس کے باوجود، 29.12.1995 پر اپیل کنندہ کو تین سال کی مدت کے لیے W. E. F. 1.1.1996 سے 31.12.1998 کے لیے مذکورہ مرکز میں قانون کی فیکلٹی کا ڈین مقرر کیا گیا۔ 2.7.1996 پر، ایسا معلوم ہوتا ہے کہ سرسا میں قانون کے انچارج پروفیسر کے طور پر اپیل کنندہ کی تصدیق ملتی کر دی گئی تھی اور اپیل کنندہ کو کروکشیتر میں قانون کی فیکلٹی میں ریڈر کے بنیادی عہدے پر اپنا حق رائے دہی رکھنے کی اجازت دی گئی تھی۔ 16.8.1996 پر، حکومت ہریانہ نے کروکشیتر یونیورسٹی ایکٹ، 1986 کی دفعہ 4 کے تحت اختیارات کا استعمال کرتے ہوئے، سرسا سینٹر کو اپنے دائرہ اختیار سے خارج کر دیا اور 19.8.1996 پر، کروکشیتر یونیورسٹی نے ایک نوٹیفکیشن جاری کیا کہ ہریانہ حکومت کے نوٹیفکیشن کے لحاظ سے، سرسا سینٹر گرو جمپیشور یونیورسٹی، حصار، W. E. F. 26.7.1996 کو منتقل کر دیا گیا۔ اس حقیقت پر کوئی تنازعہ نہیں ہے کہ جی جے یونیورسٹی ایکٹ، 1995 کی دفعہ 35 کے عمل کے ذریعے سرسا سینٹر کے عہدوں کو بھی حصار میں نئی یونیورسٹی کے دائرہ اختیار میں منتقل کر دیا گیا تھا۔ ایسا لگتا ہے کہ اس اپیل کنندہ نے اپنی حیثیت کے بارے میں کروکشیتر یونیورسٹی کے حکام کو 19.8.1996 اور پھر 17.8.1996 پر نمائندگی کی ہے اور دعویٰ کیا ہے کہ وہ کروکشیتر یونیورسٹی کا ملازم رہا ہے اور اس لیے اسے قانون کی مرکزی فیکلٹی میں پروفیسر کے طور پر واپس لیا جانا چاہیے جس کے بارے میں اس نے کروکشیتر یونیورسٹی ایکٹ اور اس میں بنائے گئے قوانین کے تحت ایک لازمی حصہ ہونے کا دعویٰ کیا تھا۔ جب اپیل کنندہ کو بتایا گیا کہ وہ پہلے جی جے یونیورسٹی سے سرسا سنٹر میں اپنے چارج سے فارغ ہو جائے تاکہ وہ کروکشیتر میں کروکشیتر یونیورسٹی کے فیکلٹی آف لاء میں ریڈر کے طور پر شامل ہو سکے۔ یہ اس مرحلے پر ہے کہ ایسا لگتا ہے کہ عرضی درخواست نمبر 15256/96 نہ صرف متعلقہ کارروائی کو کالعدم کرنے کے لیے دائر کی گئی ہے، بلکہ کروکشیتر یونیورسٹی کو اپیل کنندہ

کو پروفیسر، محکمہ قانون کے طور پر واپس لینے کی ہدایت کے لیے بھی دائر کی گئی ہے، جس میں تمام نتیجے کے فوائد کے ساتھ خدمت کا تسلسل ہے۔

پہلے مدعا علیہ۔ کروکشیتر یونیورسٹی نے اس دعوے کا مقابلہ کرتے ہوئے کہا کہ اشتہار دیا گیا عہدہ خاص طور پر سرسا میں پوسٹ گریجویٹ ریجنل سینٹر کے لیے تھا، جس کے لیے اپیل کنندہ کو بھرتی کیا گیا تھا اور یہ یونیورسٹی کیمپس، کروکشیتر میں محکمہ قانون کے لیے نہیں تھا؛ کہ اپیل کنندہ کی مذکورہ عہدے پر تصدیق نہیں ہوئی تھی اور کروکشیتر میں محکمہ قانون میں پروفیسر کی منظور شدہ تعداد کو مد نظر رکھتے ہوئے، اپیل کنندہ کو پروفیسر کے طور پر واپس نہیں لیا جاسکتا تھا اور جیسا کہ 28.8.1996 پر بتایا گیا ہے کہ وہ ریڈر کے اپنے بنیادی عہدے میں شامل ہونے کے لیے آزاد تھا، جو کہ اس نے پکڑ لیا۔ اس بات کی بھی نشاندہی کی گئی کہ جب پروفیسر کے عہدوں میں سے ایک خالی ہو گیا اور اپیل کنندہ نے اس کے لیے درخواست دی اور اس مقصد کے لیے انٹرویو لیے گئے تو وہ اس وقت تیار کیے گئے چار افراد کے پینل میں شامل ہونے کے بھی اہل نہیں پائے گئے اور ایک ڈاکٹری کے اگر وال، جو میرٹ پینل میں پہلے نمبر پر تھے، کو 12.8.1994 پر مقرر کیا گیا۔ یہ بھی دعویٰ کیا گیا کہ سرسا میں منعقد ہونے والی قانون کی کلاسیں یہ ظاہر نہیں کریں گی کہ مذکورہ مرکز کروکشیتر میں محکمہ قانون کا حصہ تھا۔ گرو جھمیشور یونیورسٹی ایکٹ، 1995 اور سرسا میں پوسٹ گریجویٹ ریجنل سینٹر کو حصار میں واقع مذکورہ یونیورسٹی میں منتقل کرنے کی روشنی میں، اپیل کنندہ کا دعویٰ ناقابل قبول تھا، جیسا کہ پہلے دیکھا گیا تھا۔ دوسرے مشترکہ فیصلے میں طے شدہ اصولوں کو لاگو کرتے ہوئے، یہ عرضی درخواست مسترد ہو گئی۔ لہذا، مذکورہ اپیل۔

C. A 1272 / 98 یہ اپیل کروکشیتر یونیورسٹی کی طرف سے 1997 کے سی ڈبلیو پی نمبر 7457 میں 3.10.1997 پر منظور کردہ حکم کے خلاف دائر کی گئی ہے۔

جواب دہندہ کو سرسا/ حصار میں کے یو پوسٹ گریجویٹ ریجنل سینٹر کے لیے قانون کے لیکچرر کے طور پر ایک خط کے ذریعے مقرر کیا گیا تھا، جو اس میں بیان کردہ شرائط و ضوابط کے تابع تھا۔ کروکشیتر اور سرسا/ حصار کے پی جی مراکز میں عہدوں کے لیے بھی الگ سے درخواستیں طلب کی گئیں۔ اگرچہ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ کروکشیتر میں محکمہ قانون کے ساتھ ساتھ سرسا/ حصار میں پوسٹ گریجویٹ ریجنل سینٹر میں لیکچرر کے عہدے کے لیے بیک وقت انتخاب کیا گیا تھا، لیکن اس مدعا علیہ نے صرف پی جی سینٹر میں اس عہدے کے لیے درخواست دی تھی نہ کہ کروکشیتر یونیورسٹی کے کیمپس آف لاء میں محکمہ قانون کے لیے اور اس کے دعووں پر غور کیا گیا اور صرف پی جی سینٹر کے لیے

منتخب کیا گیا۔ گرو جمیشور یونیورسٹی ایکٹ، 1995 کی منظوری اور اس پر نوٹیفائی کیے جانے پر مذکورہ یونیورسٹی وجود میں آئی اور مذکورہ ایکٹ کی دفعہ 35 کے تحت حصار اور سرسما میں علاقائی مرکز اور اس کے تحت چلنے والے کورسز اور اس ایکٹ کے آغاز پر اس سے متعلق جائیدادوں وغیرہ کے ساتھ بنائی گئی اور پر کی گئی آسامیاں نئی یونیورسٹی میں منتقل کرنے کا التزام کیا گیا اور اس طرح نہ صرف حصار سینٹر گرو جمیشور یونیورسٹی ایکٹ، 1995 کے دائرہ کار اور دائرہ اختیار میں آیا، بلکہ اسے نومبر 1995 سے صرف گرو جمیشور یونیورسٹی سے تنخواہ بھی دی گئی تھی۔ آگے۔ مدعا علیہ نے یہاں 7.4.1997 پر اپیل کنندہ یونیورسٹی کو ایک نمائندگی پیش کی کہ اسے کروکشیتر میں کروکشیتر یونیورسٹی کے محکمہ قانون میں ایڈجسٹ/جذب کیا جائے، اور جب اسے 5.5.1997 پر مسترد کر دیا گیا تو اس نے اسے کالعدم قرار دینے اور اسے اپیل کنندہ یونیورسٹی میں شامل کرنے کے لیے C. W. P. نمبر 97/7457 دائر کیا۔ ڈویژن بنچ (اس سے مختلف جس نے پہلے کا فیصلہ پیش کیا تھا) جس نے 3.10.1997 پر علیحدہ سے عرضی درخواست کی سماعت کی، جبکہ سی ڈبلیو پی نمبر 18312/96 میں سابقہ ڈویژن بنچ کے مورخہ 5.8.1997 کے فیصلے کو توجہ دیتے ہوئے، ایسا لگتا ہے کہ اس نے عرضی درخواست کو اسی شرائط میں اجازت دی ہے جیسا کہ مذکورہ فیصلے میں اس معاملے میں مذکورہ فیصلے کے کس حصے پر لاگو ہوتا ہے اس پر غور کیے بغیر۔ لہذا عدالت عالیہ کے سامنے مدعا علیہان اپیل پر آئے ہیں۔

سی۔ اے نمبر 6338/2003 [ایس ایل پی (ج) نمبر 97/21612 سے نکلتا ہے]: یہ اپیل تحریری درخواست گزار کی طرف سے سی ڈبلیو پی نمبر 14263/96 میں عدالت عالیہ کے سامنے دائر کی گئی ہے، جس کا فیصلہ اس کے خلاف مورخہ 5.8.1997 کے حکم سے ہوا۔

اس اپیل میں اپیل کنندہ کروکشیتر میں کروکشیتر یونیورسٹی میں قانون کے لیکچرر کے طور پر کام کر رہا ہے۔ 1993 میں حصار اور سرسما میں پوسٹ گریجویٹ علاقائی مراکز بنائے گئے اور قانون میں ریڈر کی ایک پوسٹ اور حصار اور سرسما میں پوسٹ گریجویٹ علاقائی مراکز کے لیے قانون میں لیکچررز کی دو آسامیاں 21.1.1994 پر بنائی گئیں اور پی جی سنٹر میں ریڈر کے عہدے کے لیے اس اپیل کنندہ کے اشتہار اور درخواست کے مطابق، اس اپیل کنندہ کو 31.12.1994 کے خط کے ذریعے کے پوسٹ گریجویٹ علاقائی مرکز، سرسا/حصار کے لیے ریڈران لاء کے طور پر مقرر کیا گیا تھا، جو اس میں بیان کردہ شرائط و ضوابط کے تابع تھا اور اس پر رکھا گیا تھا۔ ایک سال کی مدت کے لیے جانچ پڑتال جس میں یہ اشارہ ہو کہ اگر کام تسلی بخش نہیں پایا گیا تو اسے لیکچرر، محکمہ قانون کے اصل عہدے پر واپس بھیج دیا جائے گا، اور بیان حلفی کی شکل میں ایک عہد نامہ دینے کی بھی ہدایت کی جائے گی کہ وہ

پی جی علاقائی مرکز، حصار/سرسا میں خدمات انجام دے گا۔ دوسرے معاملات کی طرح، نئی گرو جمپشور یونیورسٹی کی تشکیل اور ایکٹ کے دفعہ 35 میں موجود قانونی شقیں عمل کے ذریعے پی جی علاقائی مراکز کو نئی یونیورسٹی میں منتقل کرنے اور کروکشیتر یونیورسٹی کے ذریعے سرسا کے مرکز کو اپنے علاقائی اختیار سماعت سے خارج کرنے کے ساتھ، اس اپیل کنندہ نے درخواست کی ہے کہ اسے کروکشیتر یونیورسٹی کے ساتھ اپنی خدمات جاری رکھنے کی اجازت دی جائے۔ اس اپیل کنندہ کو بتایا گیا کہ اگر وہ نئی یونیورسٹی سے فارغ ہو جاتا ہے تو وہ پی جی سینٹر میں ریڈران لاء کے طور پر انتخاب سے قبل اپنے زیر انتظام بنیادی عہدے پر قانون کے لیکچرر کے طور پر شامل ہو سکتا ہے۔ اس کے نتیجے میں اپیل کنندہ نے مذکورہ بالا نوٹس شدہ عرضی درخواست دائر کی اور اسی طرح کی بنیاد اٹھاتے ہوئے یونیورسٹی نے دوسرے معاملات کی طرح اس کا مقابلہ کیا۔ اس عرضی درخواست کو اوپر بیان کردہ مشترکہ حکم نامے کے ذریعے خارج کر دیا گیا۔ لہذا یہ اپیل۔

سی۔ اے نمبر 6339/2003 [ایس ایل پی (ج) نمبر 22833/97 سے نکلتا]: یہ سی ڈبلیو پی نمبر 96/16005 کے حکم کے خلاف ہے۔

یہ اپیل 5.8.1997 پر کیے گئے مشترکہ حکم کے خلاف دائر کی گئی ہے جس میں اپیل کنندہ کی طرف سے کروکشیتر یونیورسٹی کے خلاف راحت کا دعویٰ کرنے والی عرضی درخواست کو مسترد کیا گیا ہے، تاکہ یونیورسٹی میں لیکچرر کے طور پر دوبارہ شامل ہونے کی اجازت دینے کے حکم کو کالعدم قرار دیا جاسکے اور اسے کروکشیتر میں یونیورسٹی کے محکمہ قانون میں ریڈر کے طور پر واپس لینے کی ہدایت دی جاسکے۔ اس اپیل کنندہ نے محکمہ قانون میں قانون میں ریسیرچ اسٹنٹ کے طور پر کروکشیتر یونیورسٹی میں 2.1.1979 پر شمولیت اختیار کی؛ کہ 1.10.1984 پر انہوں نے محکمہ قانون، کروکشیتر یونیورسٹی، کروکشیتر میں لیکچرر کے طور پر شمولیت اختیار کی، اور 1994 تک اس طرح کام کر رہے تھے۔ جب جاری کردہ اشتہار کے مطابق، دوسرے معاملات کی طرح، اس نے درخواست دی اور اسے پی جی علاقائی مرکز، سرسا/حصار میں ریڈر کے طور پر ایک خط کے ذریعے منتخب کیا گیا اور مقرر کیا گیا، جو اس میں بیان کردہ شرائط و ضوابط کے تابع تھا۔ جیسا کہ نئی گرو جمپشور یونیورسٹی کے قیام کے ساتھ دوسرے معاملات میں اور قانونی شقیں عمل سے، متعلقہ عہدوں اور جائیدادوں کے ساتھ پی جی علاقائی مراکز کو نئی یونیورسٹی میں منتقل کر دیا گیا اور جب اپیل کنندہ کروکشیتر یونیورسٹی میں شامل ہونا چاہتا تھا اور اس میں جاری رہنا چاہتا تھا تو اسے بتایا گیا کہ اگر وہ دوسری یونیورسٹی سے فارغ ہو جاتا ہے تو وہ شامل ہو سکتا ہے اور وہ بھی صرف لیکچرر کے طور پر جو کہ ریڈر کے طور پر نہیں بلکہ بنیادی عہدہ تھا۔ اس پر، اپیل کنندہ نے دوسرے مقدمات کی طرح اسی طرح کی راحت کے لیے ایک

عرضی درخواست دائر کی، جس کا یونیورسٹی نے بھی اسی خطوط پر سنجیدگی سے مقابلہ کیا اور اپیل کنندہ کی طرف سے دائر عرضی درخواست بالآخر مسترد ہو گئی۔ لہذا یہ اپیل۔

دونوں طرف سے پیش ہونے والے فاضل وکلاء کو سنا۔ یہ ریکارڈ پر رکھنا ضروری ہے کہ کروکشیتر یونیورسٹی نے 1996 کے سی ڈبلیو پی نمبر 18312 کے فیصلے کے خلاف 1997 کا سی اے نمبر 8702 اس عدالت میں دائر کیا تھا۔ وہ فیصلہ جس میں عدالت عالیہ کے ڈویژن بنچ کے ذریعے نمٹائے گئے ان تمام سی ڈبلیو پیز کے دعووں پر ایک سنیل دیشا سے متعلق اس معاملے میں حقیقت کی صورتحال کی روشنی میں غور کیا گیا تھا، اسے مسترد کر دیا گیا کیونکہ اس عدالت میں تحریری درخواست گزار/ جواب دہندہ کی وجہ سے اپیل گزار کی ملازمت چھوڑ کر شملہ یونیورسٹی میں شمولیت اختیار کی تھی۔

جب کہ کروکشیتر یونیورسٹی کے ماہر وکیل نے ان فیصلوں کو چیلنج کیا کیونکہ یہ اس کے خلاف گیا تھا، مقابلہ کرنے والے نجی جواب دہندگان، جو عدالت عالیہ کے سامنے درخواست گزار تھے، نے عدالت عالیہ کے سامنے اپنے موقف کا اعادہ کرتے ہوئے کہا کہ چونکہ انہیں صرف کروکشیتر یونیورسٹی کے ذریعے پی جی مراکز میں منتخب اور مقرر کیا گیا تھا، اس لیے ان کا آجر صرف مذکورہ یونیورسٹی ہے اور اس لیے انہیں ان کی مرضی کے خلاف اور ان کی رضامندی کے بغیر نجی جی جے یونیورسٹی میں ٹرانسپلانٹ نہیں کیا جاسکتا، چاہے وہ اس وضع قانون میں موجود شقیں ذریعے ہو جس نے مذکورہ یونیورسٹی تشکیل دی تھی اور اس کی منتقلی کے لیے فراہم کی گئی تھی۔ سرسا/ حصار میں فی الحال ملازمین کے ساتھ پی جی مراکز، جائیداد وغیرہ، جو اس سے منسلک ہیں۔ جواہر لال نہرو یونیورسٹی بنام ڈاکٹر کے ایس جواتکر اور دیگران [1989] ضمیمہ 1 ایس سی سی 679 میں اسی فیصلے پر سخت انحصار کیا گیا ہے، جس پر عدالت عالیہ کے ڈویژن بنچ نے 1996 کے سی ڈبلیو پی نمبر 18312 میں درخواست گزاروں کے حق میں راحت دینے اور دوسروں کے لیے راحت سے انکار کرنے کے لیے بھروسہ کیا تھا۔ ہمارے سامنے 1998 کے سی اے نمبر 1272 میں بھی اپیل کنندہ کی جانب سے اس کے فائدے کا دعویٰ کیا گیا تھا۔ کروکشیتر یونیورسٹی کے فاضل وکیل نے جواہر لال نہرو یونیورسٹی کیس (سوپرا) میں اس عدالت کے پہلے فیصلے میں فرق کرنے کی کوشش کی کہ یہ مقدمات پر لاگو نہیں ہوتا ہے اور یہ بھی زور دیا کہ مذکورہ فیصلے کے پیرا 8 میں موجود مشاہدات اور ان معاملات میں کروکشیتر یونیورسٹی کی طرف سے کی گئی پیشکش کے پیش نظر، درخواست گزاروں کو سی ڈبلیو پی نمبر 18312 / 96 اور 7457 / 97 میں بھی کوئی راحت نہیں دی جاسکتی تھی اور ان تحریری درخواستوں کو بھی عدالت عالیہ کے ذریعے مسترد کر دیا جانا چاہیے تھا۔

ہم نے دونوں طرف سے تعلیم یافتہ وکیل کی عرضیوں پر غور سے غور کیا ہے۔ جواہر لال نہرو یونیورسٹی کیس (اوپر) میں فیصلے کو دیکھنے پر، یہ دیکھا جاسکتا ہے کہ اس میں ایک شخص کے دعووں اور باقاعدہ بنیاد پر اسٹنٹ پروفیسر کے طور پر مقرر ہونے پر اس کی خدمت سے متعلق کیس اور جس کی خدمات کی تصدیق بھی کی گئی تھی، جیسا کہ ڈبلیو ای ایف 29.8.1979 لیکن اس معاملے میں دوسری یونیورسٹی میں منتقلی بذریعہ فیصلہ 31.3.1981 پر لیا گیا تھا۔ اس طرح کے معاملے میں بھی اسے مندرجہ ذیل قرار دیا گیا ہے:-

"چونکہ اپیل کنندہ یونیورسٹی سے منی پور یونیورسٹی میں پوسٹ گریجویٹ اسٹڈیز کے مرکز کی منتقلی کے نتیجے میں مدعا علیہ کی ملازمت ایک سے دوسرے میں منتقل نہیں ہو سکی، اس لیے یہ نتیجہ اخذ کرنا ضروری ہے کہ مدعا علیہ اپیل کنندہ یونیورسٹی کی ملازمت میں برقرار ہے۔ سینٹر آف پوسٹ گریجویٹ اسٹڈیز کی منی پور یونیورسٹی میں منتقلی کو اپیلنٹ یونیورسٹی میں مدعا علیہ کے عہدے کے خاتمے کے نتیجے میں سمجھا جاسکتا ہے۔ اس صورت میں، اگر مدعا علیہ کے پاس موجود عہدے کو کسی گروپ کے متعدد عہدوں میں سے ایک سمجھا جاتا ہے، تو "آخری بار آئیں، پہلے جائیں" کا اصول لاگو ہوگا، اور مدعا علیہ سے جو نیر کسی کو جانا ہوگا۔ اگر اس کے پاس جو جوابدہ ہے وہ اپنے آپ میں ایک طبقے کی تشکیل کرتا ہے، تو یہ کہنا ممکن ہے کہ وہ اپیل کنندہ یونیورسٹی کے تقاضوں سے زیادہ ہے اور اسے برطرف کیا جاسکتا ہے۔ لیکن ایسا معلوم ہوتا ہے کہ مدعا علیہ کو اپیلنٹ یونیورسٹی میں ایک مناسب عہدے کے خلاف ایڈجسٹ کیا گیا ہے اور وہ اس قانونی چارہ جوئی کے زیر التواء ہونے کے دوران بغیر کسی وقفے کے وہاں کام کر رہا ہے، اور اس لیے ہم اپیلنٹ یونیورسٹی کو اسے دوبارہ بھرتی کرنے کی اجازت نہیں دے سکتے۔"

[زور دیا گیا]

جہاں تک سی۔ اے نمبر 8703/97 میں اپیل گزاروں اور یونیورسٹی کے علاوہ دیگر نجی اپیل گزاروں کے معاملات کا تعلق ہے، ڈویژن پنچ نے خود اس راحت کو مسترد کرنے کا فیصلہ کیا جو 1996 کے سی۔ ڈبلیو۔ پی نمبر 18312 میں عرضی درخواستوں کو دی گئی تھی، بظاہر اس وجہ سے کہ انہوں نے سرسا/حصار میں پی۔ جی مراکز کے لیے خصوصی طور پر بنائے گئے عہدوں پر درخواست دی اور تقرریاں حاصل کیں، حالانکہ اعلیٰ عہدوں کے لیے وہ افراد نہ صرف اس طرح کے عہدوں پر پرویشنر رہے بلکہ ان عہدوں پر بھی اپنا حق برقرار رکھا جن میں وہ یونیورسٹی کے محکمہ وضع قانون میں مستقل عہدے دار تھے۔ کروکشیتر میں کیسپس اور جی جے یونیورسٹی کے قیام کے وقت تک پی جی

مراکز میں ان کے زیر قبضہ عہدوں کو باقاعدہ یا مستقل نہیں کیا جاسکتا تھا اور مذکورہ یونیورسٹی سے متعلق مذکورہ وضع قانون کے دفعہ 35 کے عمل سے، سرسا/حصار میں پی جی مراکز کو تمام جائیدادوں اور اہلکاروں کے ساتھ نئی یونیورسٹی میں منتقل کر دیا گیا تھا جن میں وہ تحریری درخواست گزار بھی شامل تھے۔ یہ نہیں کہا جاسکتا کہ یہ تبدیلی کسی غلط یا مذموم مقصد سے لائی گئی تھی اور اس کا نتیجہ اور اس طرح کے عہدوں کا خاتمہ جہاں تک کروکشیتر یونیورسٹی کا تعلق ہے، مخلصانہ یا غیر قانونی نہیں تھا۔ سی۔ اے نمبر 8702/97 میں یونیورسٹی کی طرف سے ایک شخص کے سلسلے میں اپیل، جسے ریلیف دیا گیا تھا (1996 کے سی۔ ڈبلیو۔ پی نمبر 18312 میں درخواست گزار)، کو بے نتیجہ قرار دیا گیا ہے اور اس میں ریلیف کی منظوری سے متعلق فیصلے کی درستگی پر غور کرنا غیر ضروری ہو گیا ہے۔ پھر بھی ایک اور شخص، جسے دوسرے ڈویژن بنچ نے محض دوسرے معاملے میں فیصلے کے بعد کسی مناسب یا معروضی غور کے بغیر راحت دی تھی کہ دعویٰ دار کا تعلق کس طبقے یا زمرے سے ہے، 1998 کے سی اے نمبر 1272 میں مدعا علیہ ہے اور اس کی درستگی پر غور کرنا ضروری ہو جاتا ہے۔

اس موقف پر کوئی تنازعہ نہیں ہو سکتا کہ جن عہدوں کی تشہیر کی گئی تھی، جن کے لیے درخواستیں دی گئی تھیں اور عدالت میں موجود تمام افراد کے ذریعے ان کی تقرری کی گئی تھی، وہ صرف سرسا/حصار کے پی جی مراکز کے لیے تھے، حالانکہ وہ مراکز متعلقہ وقت پر کروکشیتر یونیورسٹی کے کنٹرول میں تھے۔ بلاشبہ، ان مراکز کو ایک نئی یونیورسٹی کی تشکیل اور قانونی شقیں عمل سے مکمل طور پر نئی بنائی گئی یونیورسٹی میں منتقل کر دیا گیا اور وہ کروکشیتر یونیورسٹی کی علاقائی حدود اور دائرہ اختیار سے بھی باہر چلے گئے۔ 1996 کے سی ڈبلیو پی نمبر 18312 میں ڈویژن بنچ کے فیصلے میں خود ایک طرف سنیل دیشا کے معاملے اور دوسری طرف باقی کے درمیان امتیازی خصوصیات کو دیکھا گیا، جبکہ دیگر ان کے دعوؤں کو مسترد کرتے ہوئے مندرجہ ذیل مشاہدہ کیا گیا:-

"تمام قابل فہم زاویوں سے معاملے کا جائزہ لینے کے بعد، ہمارا خیال ہے کہ کروکشیتر یونیورسٹی کا جو موقف ہے وہ موجودہ حالات میں مناسب ہے۔ مذکورہ درخواست گزاروں میں سے ہر ایک نے سرسا/حصار میں پوسٹ گریجویٹ ریجنل سینٹر کے لیے مشترکہ عہدے/عہدوں پر درخواست دی۔ یہاں تک کہ ان کے تقرری کے خطوط میں بھی یہ ذکر کیا گیا تھا کہ ان میں سے ہر ایک کو ان مراکز میں خدمات انجام دینی ہوں گی۔ چونکہ مراکز کو اب گرو جمپشور یونیورسٹی میں منتقل کر دیا گیا ہے، یہاں تک کہ جس مقصد کے لیے یہ مراکز قائم کیے گئے ہیں وہ بھی گرو جمپشور یونیورسٹی کی سرگرمیوں کے دائرہ کار کی وجہ سے ختم ہو گئے ہیں۔ ایسے حالات میں درخواست گزار پوسٹ گریجویٹ سینٹر میں کسی بھی عہدے کے لیے درخواست دینے سے پہلے اس عہدے پر دعویٰ کر سکتا تھا جو اس کے پاس تھا۔ اس

طرح، ہمیں ان میں سے کسی بھی عرضی درخواست میں کوئی میرٹ نہیں ملتا ہے۔"

مذکورہ اصول، جسے ہماری منظوری حاصل ہے، کروکشیتر یونیورسٹی کے حق میں اور نجی فریق اپیل کنندگان کے خلاف اپیلوں پر مکمل طور پر لاگو ہوتا ہے اور ان پر حکومت کرتا ہے۔ یہاں تک کہ جواہر لال نہرو یونیورسٹی کیس (اوپر دیے گئے) میں طے شدہ اصول بھی نجی فریق اپیل گزاروں اور سی۔ اے نمبر 98/1272 میں جواب دہندہ کو ان کے حق میں کوئی راحت دینے میں مدد نہیں کرتے۔ یہ بیان نہیں کیا جاسکتا، اور نہ ہی یہ دعویٰ ہے، ان اپیلوں میں اپیل گزاروں کے کسی جوئیر اور سی اے نمبر 98/1272 میں جواب دہندہ کو 'آخری بار آئیں، پہلے جائیں' کے اصول کی خلاف ورزی کرتے ہوئے ملازمت میں برقرار رکھا جاتا ہے، جو ان اپیلوں میں نوعیت کے معاملات پر لاگو ہوتا ہے، اس عدالت کے ذریعہ جواہر لال نہرو یونیورسٹی کیس (سوپرا) میں بھی۔ عدالت عالیہ کروکشیتر یونیورسٹی کے خلاف ان میں سے کسی بھی طبقے کے افراد کو کوئی راحت نہیں دے سکتی تھی اور جواب دہندہ کو 1998 کے سی اے نمبر 1272 میں ذہن کے کسی بھی اطلاق کے بغیر سمری حکم کے ذریعے دی گئی راحت کو بالکل بھی برقرار نہیں رکھا جاسکتا تھا۔

اوپر بیان کردہ تمام وجوہات کی بناء پر، سی اے نمبر 98/1272 کی اجازت ہوگی اور بقیہ اپیلیں مسترد ہو جائیں گی۔ ایسے معاملات میں جہاں کروکشیتر یونیورسٹی ان افراد کو ان کے واجب الادا حق کی بنیاد پر شامل ہونے کی اجازت دیتی ہے، یونیورسٹی اس بات پر غور کر سکتی ہے کہ آیا کوئی تنخواہ کا تحفظ یا اس طرح کے تحفظ کو نافذ قوانین کے مطابق کس حد تک بڑھایا جاسکتا ہے۔ ہم اس پر کچھ نہیں کہتے لیکن یہ یونیورسٹی حکام پر چھوڑ دیتے ہیں۔ کوئی اخراجات نہیں۔

این۔ جے۔

اپیلوں کو نمٹا دیا گیا۔